عہد ساز ..... شخصیت

فہد بن عبدالعزیز آل سعود رحمۃ اللہ علیہ

محمد سلیم ظفر

سعودی عرب کے فرمانروا شاہ خالد بن عبدالعزیز آل سعود کی رحلت کے بعد شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود نے جب سعودی عرب کے حکمران کی حیثیت سے ذمہ داریاں سنبھالی تھیں تو کون جانتا تھا کہ آپ کا دور سلطنت سعودی تاریخ میں کامیابیوں اور کامرانیوں کا ایک نیا باب رقم کرے گا۔ آل سعود کی کاوشوں سے شروع ہونے والا بلندیوں اور رفعتوں کا یہ سفر ابھی جاری ہے اور ہر آنے والا دن اس سنہری دور کی زینت بنتا جا رہا ہے۔

قوموں کی تاریخ میں بعض ایسی شخصیات بھی جنم لیتی ہیں، جن کا وجود پوری قوم کیلئے باعث مسرت و انبساط ہوتا ہے، جن کی جدوجہد سے قوم کا ہر فرد مستفید ہوتا ہے، جن کی پالیسیاں مبنی بر انصاف ہوتی ہیں۔ جس سے ہر امیر اور غریب فیض حاصل کرتا ہے۔ ایسی ہی عالمگیر شخصیات میں شاہ فہد بن عبدالعزیز کا شمار بھی ہوتا ہے۔

آپ کی شخصیت انتہائی پرکشش اور بارعب ہے۔ آپ کا شمار بے حد منظم، مدبر، بیدار مغز اور معاملہ فہم حاکموں میں ہوتا تھا۔ اصول جہاں بانی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں۔ ایک طرف آپ ترقی پسند اور روشن خیال ہیں، تو دوسری طرف اسلامی تہذیب و ثقافت اور روایات کے امین بھی ہیں۔ آپ کی بلند نظری کا یہ نتیجہ ہے کہ اس وقت سعودی عرب دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا ہے۔ آپ کے ہمہ جہت تدبر کا ثمر ہے کہ سعودی عرب نے ہر شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں پیش رفت کی ہے اور اس کا دائرہ کار صرف اندرون ملک تک ہی نہیں رہا، بلکہ اکناف عالم میں بالعموم اور عالم اسلام بالخصوص اس سے بہرہ مند ہوا ہے اور خادم الحرمین الشریفین کی سحر انگیز شخصیت کی خدمت کا اعتراف ناقدین بھی کئے بغیر نہیں رہ سکے ہیں۔ آپ کی کریم النفسی کے نہ صرف حرمین الشریفین کے باسی معترف ہیں، بلکہ ایک زمانہ اس بات کی شہادت دیتا ہے۔ آپ کی فیاضی کی بدولت ملک میں دولت و حشمت کی ریل پیل ہوئی۔ لوگ مرفہ الحال ہوئے اور خوشحالی کا دور دورہ ہوا، جس کا مشاہدہ سعودیہ کے کسی بھی ادنیٰ سے شہر میں بھی کیا جا سکتا ہے۔ چہ جائیکہ بڑے شہر تو اس وقت کسی طرح بھی دنیا کے اعلیٰ ترین شہروں سے کم نہیں۔ علوم وفنون کیلئے عدیم المثال جامعات کا قیام صنعت و حرفت میں جدیدیت اور تجارت کیلئے بڑے بڑے مراکز، ذرائع مواصلات میں کمال درجے کی ترقی ان کی حکیمانہ سوچ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ سعودی حکومت کو جدید خطوط پر استوار کرنے میں بلاشبہ خادم الحرمین الشریفین کا کردار مثالی ہے۔

آپ کی تواضع اور انکساری کا یہ عالم ہے کہ آپ نے اقتدار سنبھالنے کے بعد خادم الحرمین الشریفین کا لقب اختیار کیا، جبکہ اس سے قبل سعودی حکمران (جلالۃ الملک) کا لقب استعمال کرتے تھے۔ آپ نے خادم الحرمین کا لقب اختیار کر کے پوری امت مسلمہ کو واضح پیغام دیا کہ وہ مقامات مقدسہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی خدمت کو اپنے لئے باعث صد افتخار سمجھتے ہیں۔ یہ ان کی دین کے ساتھ گہری وابستگی کا بین ثبوت ہے۔

آپ نے تمام اداروں اور امور سلطنت کو از سر نو مرتب و منظم کیا۔ تمام محکموں میں انقلابی تبدیلیاں کیں، جس سے ملک میں رفاہیت کا کام بڑی تیزی سے ہوا۔ عوام کیلئے بنیادی سہولتیں بہم پہنچائیں، جن میں تعلیم اور صحت بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ امن و امان قائم ہوا اور لوگوں کی جان و مال، عزت و آبرو محفوظ ہوئی۔ عدل و انصاف کا بول بالا ہوا۔ جرائم کی بیخ کنی ہوئی اور ملک شاہراہ ترقی پر گامزن ہوا۔

آپ کے تیئس سالہ دور حکومت میں تعلیم کو قابل رشک عروج حاصل ہوا۔ چونکہ آپ خود بھی علم و معرفت کے پیکر ہیں، اس لئے علم کی قوت و اہمیت سے بخوبی واقف ہیں۔ بایں سبب آپ نے علم کے دروازے خاص و عام سب کیلئے یکساں طور پر کھول دیئے تھے۔ جب آپ سعودیہ میں وزارۃ المعارف کے وزیر تھے تو آپ نے تعلیمی شعبے میں انقلابی نوع کی اصلاحات کیں، جدید اور عصری علوم کی تدریس کا اعلیٰ سطح پر اہتمام کیا، لاتعداد کالجز اور انسٹیٹیوٹ قائم کیے۔ علاوہ ازیں سعودی نوجوانوں کیلئے بین الاقوامی یونیورسٹیوں میں خصوصی نشستوں کا اہتمام کیا، غریب اور نادار طلبہ کیلئے وظائف مقرر کئے۔ فنی تعلیم کیلئے ماہرین کی خدمات حاصل کیں اور سعودی جوانوں کو خصوصی فنی تربیت دلائی، تاکہ سعودیہ ہر شعبہ حیات میں خودکفیل ہو سکے۔ اس ضمن میں کلیہ تربیہ کے نام سے مختلف کالج فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس وقت سعودیہ دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے، جہاں خواندگی کی شرح سو فیصد ہے۔

یہ نیکی بھی خادم الحرمین الشریفین کے نصیب میں آئی کہ تعلیم و تربیت کا بندوبست نہایت اعلیٰ پیمانے پر کیا، بلکہ انہیں تعلیم کے مساوی حقوق مہیا کئے۔ خواتین کیلئے تمام بڑے شہروں میں الگ کالجز اور سکولز ہیں، جہاں سے فراغت کے بعد انہیں قومی دھارے میں شامل کرنے کیلئے ملازمت کے ایسے مواقع میسر ہیں، جہاں اسلامی شعائر اور اصول و ضوابط کی مکمل پابندی کرنا ممکن ہے۔

اعلیٰ تعلیم کیلئے یونیورسٹیوں کا قیام

سعودی عرب میں اس وقت بیسیوں یونیورسٹیاں اعلیٰ تعلیم کے فروغ کیلئے سرگرم ہیں۔ جن میں

جامعہ الملک سعود (ریاض) جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیہ (ریاض)' جامعہ البترول (دمام)' جامعہ الملک عبدالعزیز (جدہ)' جامعہ ام القریٰ (مکہ مکرمہ)' جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جن میں ہزاروں طلبہ زیر تعلیم ہیں۔

سعودیہ میں ابتداء سے انتہاء تک ادنیٰ سے اعلیٰ درجے تک تمام تعلیم مفت ہے' بلکہ طلبہ کو باقاعدہ وظائف ملتے ہیں۔ علاوہ ازیں طلبہ کیلئے کتب بھی فری ہیں۔ اس میں قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ سعودیہ میں غیر ملکی طلبہ کو بھی تعلیم حاصل کرنے کے نا صرف مواقع میسر ہیں' بلکہ انہیں اضافی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ خاص طور پر اسلامی تعلیم کیلئے تو پوری دنیا کے مسلمانوں کیلئے یہاں کے دروازے کھلے ہیں۔ اس مقصد کیلئے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ' ساٹھ کے عشرے میں جس کا قیام عمل میں آیا' خاص طور پر قابل ذکر ہیں کہ جس کی اولین ترجیح ایسے علماء و مبلغین اور رجال کار کی تیاری ہے' جو اسلامی علوم پر مکمل دسترس رکھتے ہوں اور نہ صرف یہ کہ اسلامی دعوت کا کام جدید خطوط پر سرانجام دے سکیں' اور مقابلہ بھی کر سکیں۔ اس یونیورسٹی کا نصاب اسلوب تدریس اور طریق کار بھی بالکل منفرد ہے۔ جس کی بنیاد خالص سلفی منہج وفکر پر مبنی ہے۔ دعوت وارشاد کا جمیع عمل اسی فکر کے مطابق سر انجام دیا جاتا ہے اور اسی فکر کے مطابق سرانجام دیا جاتا ہے اور اسی فکر کی فروغ واشاعت وترویج پورے عالم اسلام میں کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کا کوئی کونہ اور کائنات کا کوئی گوشہ ایسا نہیں' جہاں یہ فکر اپنی کامل رعنائی کے ساتھ پہنچ نہ چکی ہو اور نہ ہی کوئی خطہ ارض ایسا ہے کہ جہاں پر یہاں کے فضلاء وفیض یافتگان میدان عمل میں سرگرم عمل وسرخرو نہ ہوں۔ اس یونیورسٹی کے بعض فضلاء تو اپنے ملک میں سیاسی' دینی' ساجی' حیثیت سے اپنی قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا منوا چکے ہیں اور ان کی خالص اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر رعایا ان کا ساتھ دینے اور انہیں اعلیٰ مناصب تک پہنچانے کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے ہمہ وقت تیار ہے اور بعض ممالک میں یہاں کے فارغ التحصیل متقنہ کے عہدوں تک پہنچ چکے ہیں اور اپنی قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا منوا چکے ہیں۔ بلاشبہ یہ کارنامہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کا ہے۔ جو تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ خادم الحرمین الشریفین ہمیشہ شاباش کے مستحق ٹھہریں گے کہ انہی کی خصوصی عنایات نے اس کو بہتر خدمات بہم پہنچانے کے مواقع فراہم کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ سعی قبول فرمائے اور اسے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا سبب بنائے۔ (آمین) اور جگہ جگہ دینی ادارے' اسلامی مراکز اور تعلیمی دانشگاہیں علم کے فروغ میں اپنا کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں۔

سعودی حکومت نے جہاں دنیا بھر میں مساجد اور اسلامی مراکز قائم کئے' اکیڈمیاں تعمیر کیں اور اسلامی تہذیب وثقافت کیلئے مختلف شعبے اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں میں قائم کئے اور اس کے جملہ اخراجات کیلئے گراں قدر فنڈ مختص کئے۔ اس کے ذریعے باہمی علوم کا تبادلہ مختلف تمدنوں کا باہمی ربط اور دیگر اقوام کو اسلام کے مفاہیم کو قریب سے جاننے کا نادر موقعہ میسر آیا۔ غیر مسلموں کو اسلامی آداب اور ممیزات سے بخوبی آگاہی حاصل ہوئی اور اسلام کے نظریہ فلسفہ توحید کی اصل روح کو اجاگر کرنے کا شاندار موقع ملا۔ ذہین وفطین طلبہ کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع ملے ہیں اور اسلامی علوم وفنون کا انسانی ارتقاء میں مقام متعین ہوا ہے۔ یہ ساری کاوش بلاشبہ شاہ فہد بن عبدالعزیز کی علم دوستی اور علماء کی قدردانی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ چونکہ مغرب میں اسلام کے بارے میں نہایت زہریلا پروپیگنڈہ کیا گیا' کہ اسلام تشدد پسند مذہب ہے۔ لہٰذا یہ ضروری تھا کہ ان اسلامی شعبوں کے ذریعہ سے اس پروپیگنڈے کا موثر جواب دیا جائے اور مغربی دنیا کو باور کرایا جائے کہ اسلام امن وآشتی کا پیامبر ہے۔ یہ محبت' الفت اور رافت کا دین ہے۔ یہ آسانیاں پیدا کرنے آیا ہے اور دلوں کو جوڑنے کا طریقہ بتاتا ہے۔ یہ ظلم واستبداد اور استحصالی قوتوں سے شدید نفرت کرتا ہے۔ مظلوم اور ضعیفوں کا مددگار ہے۔ لہٰذا اس کی تعلیمات کو عام کرنے کی بناء پر کہ غیر مسلموں کا توڑ ہو سکے۔ خادم الحرمین الشریفین لائق تحسین ہیں اور شکریہ کے مستحق ہیں۔

یونیورسٹیوں میں مخصوص نشستوں کا قیام

خادم الحرمین الشریفین رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں سعودیہ کے اندر اعلیٰ تعلیم کے وافر مواقع فراہم کئے' وہاں نئی ٹیکنالوجی کے حصول کو یقینی بنانے کیلئے دنیا کی ممتاز ترین یونیورسٹیوں میں مخصوص نشستیں حاصل کی ہیں۔ جن کی ایک جھلک آپ کے ملاحظہ کیلئے پیش کی جا رہی ہے۔

(۱) کیلیفورنیا یونیورسٹی (امریکہ)

اس نشست کا آغاز 1948ء سے ہوا۔ اس کا اولین مقصد ایسے کاموں کی حوصلہ افزائی ہے جو مسلمانوں اور اسلام کے متعلق مسائل کی نہ صرف نشاندہی کریں' بلکہ اصلاح احوال کیلئے علمی مباحث کو پیش کریں اور ایسی تجاویز زیر بحث لائیں' جن سے یہ مسائل حل ہوں۔ مستشرقین کے نظریات کا تعاقب کریں اور حقائق کی روشنی میں تاریخی و ثقافتی حالات کو بیان کریں' تاکہ باطل نظریات کی حوصلہ شکنی ہو۔ اسلام کو آسمانی دین ثابت کیا جا سکے اور اس کے مساویانہ اور عادلانہ نظام کو متعارف کرایا جا سکے۔

(۲) ہاورڈ یونیورسٹی (امریکہ)

یہ دنیا کی اعلیٰ ترین علمی دانشگاہ ہے' جہاں اعلیٰ پیمانے پر علمی وتحقیقی کام ہوتا ہے۔ بالخصوص یہ یونیورسٹی پوری دنیا کو اعلیٰ قیادت فراہم کرتی ہے۔ اس میں قومی اور بین الاقوامی مسائل ہمیشہ زیر بحث رہتے ہیں۔ اس مثالی علمی مرکز سے بھرپور فائدہ حاصل کرنے کی خاطر 1993ء میں شاہ فہد کے نام سے ایک نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جس کیلئے پچاس لاکھ روپے مختص کئے گئے' تاکہ دیارِ مغرب میں جویانِ حق اسلام پر مکمل ریسرچ کر سکیں۔

(۳) لندن یونیورسٹی (برطانیہ)

لندن دنیا کے چند اہم شہروں میں سے ایک ہے۔ جہاں ہر نسل' قوم' ملک' قبیلہ اور مذہب کے انسان رہائش پذیر ہیں۔ اس کا مشاہدہ لندن یونیورسٹی میں کیا جا سکتا

ہے۔اس یونیورسٹی میں بے شمار شعبے تحقیق وتنقید میں مصروف تھے لیکن اسلامی علوم پر ریسرچ اور تحقیقات کا شعبہ موجود نہ تھا۔

لہٰذا خادم الحرمین الشریفین نے 1995ء میں اسلامی شعبے کا آغاز کیا' جس کیلئے آپ نے مبلغ دس لاکھ پونڈ عطیہ دیا۔اس شعبے کے قیام سے اسلامی اور مغربی تہذیبوں کو قریب سے ایک دوسرے سے استفادہ کا موقعہ ملے گا اور لوگوں کو حقیقی اور صحیح راستہ تلاش کرنے میں بڑی مدد ملے گی اور اس سے اسلامی عقائد ونظریات' اسلامی فلسفۂ دینی تہذیب وثقافت کوفروغ ملے گا اور اسلامی تاریخ کی روشنی میں انسانی تہذیب پر مسلمانوں کے اثرات سے آگاہ ہونے کا موقعہ بھی اقوام غیر کو میسر آسکے گا۔

(۴) ماسکو یونیورسٹی (روس)

کون نہیں جانتا کہ سوویت یونین اسلام کا بدترین دشمن رہا ہے۔ان کے تعلیمی اداروں میں اسلامی تعلیم کا تصور بھی ممکن نہ تھا۔لیکن شاہ فہد رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ اور جہد مسلسل سے روسی حکومت ماسکو یونیورسٹی میں ''قسم الدراسات الاسلامیہ'' کھولنے پر بالآخر رضا مند ہوگئی۔ شہزادہ نائف بن عبدالعزیز کے نام سے اس کا آغاز 1986ء میں ہوا جو روس میں اسلامی تعلیمات کے فروغ اور تدریس کا سب سے بڑا ذریعہ ثابت ہوا ہے اور آج یہ شعبہ کمیونسٹ سرزمین پر اسلامی ثقافت کی اشاعت کا نادر وسیلہ ہے اور روس میں کروڑوں مسلمانوں کی رہنمائی کا سبب بھی۔

یہ بات کسی سے مخفی نہیں ہے کہ روس کی شکست و ریخت کے بعد کمیونسٹ ملکوں میں فکری اور نظریاتی تغیر رونما ہوا اور اسلامی افکار ونظریات لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے' جس کی وجہ سے شدت کے ساتھ یہ محسوس کیا گیا کہ اسلامی علوم کی تدریس کا یہاں خاطر خواہ انتظام ہو۔لہٰذا اس شعبے کے قیام کے بعد اب اسلام کے مبادیات اور اس کے مکمل دستور حیات سے آگاہی حاصل کرنا نہایت آسان ہوگا۔شاید انہی کاوشوں کے طفیل اس وقت روس میں اسلام دوسرا بڑا مذہب ہے۔

(۵) خلیج یونیورسٹی (بحرین)

شاہ فہد رحمۃ اللہ علیہ نے علم وفنون کے ساتھ اپنی والہانہ وابستگی کی بناء پر بحرین میں جامعۃ الخلیج میں بھی ایک اسلامی تحقیقی مرکز خادم الحرمین الشریفین کے نام سے قائم کیا۔جس میں طبی علوم کی تدریس کا اعلیٰ انتظام ہے اور طلبہ علم طب میں تخصص کر رہے ہیں۔

علاوہ ازیں دنیا کی دیگر معروف اور اعلیٰ یونیورسٹیوں میں یہ سلسلہ جاری ہے اور خادم الحرمین الشریفین کی عنایات سے اطراف عالم سے طلبہ استفادہ کر رہے ہیں۔

الجامعات الاسلامیہ العالمیہ کا قیام

اسلامی ممالک میں انتظامی' قانونی' تدریسی اور دعوتی میدانوں میں خدمت سرانجام دینے کیلئے ایسے افراد کی اشد ضرورت تھی' جو فکری اور عملی اعتبار سے راسخ العقیدہ مسلمان ہوں اور انہیں مسلمان ہونے پر شرمندگی نہیں فخر ہو۔ اس مقصد کیلئے عالمی اسلامی سربراہوں نے مشترکہ اسلامی یونیورسٹیوں کے قیام پر اتفاق کیا' جہاں وہ تمام علوم پڑھائے جائیں' جنہیں حاصل کرنے والے قیادت و سیادت کی صلاحیت سے بہرہ مند ہوں۔اس ضمن میں خادم الحرمین الشریفین کا کلیدی کردار لافانی ہے۔کیونکہ آپ ہی کی مساعی سے اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کا قیام عمل میں آیا' جہاں اس وقت ہزاروں طلبہ اور طالبات زیر تعلیم ہیں اور ان کا تعلق مختلف ممالک سے ہے۔

دنیا بھر میں مساجد اور اسلامی مراکز کی تعمیر و ترقی

شاہ فہد مرحوم کی قیادت میں سعودی حکومت نے دنیا بھر میں لاتعداد مساجد اور اسلامی مراکز قائم کئے۔ یہ مراکز عالم اسلام۔۔کہ ہر مسلم کے سچے خواب کی ایک حسین تعبیر ہیں۔جس میں اسلام کے تعارف' اس کی حقانیت' اسلامی ثقافت کے فروغ اور دینی علوم کی ترویج کیلئے عظیم جدوجہد کے رنگ بھرے گئے ہیں۔ بلاشبہ خادم الحرمین الشریفین نے اپنا تاریخی' اخلاقی اور انسانی کردار پوری دیانت داری سے ادا کیا ہے اور پورے اکناف عالم میں مسلمانوں کی مادی اور معنوی معاونت کی ہے' انہیں لازوال سہارا دیا ہے' بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے جدید طرزعمل نے مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت اور یکجہتی کی نئی روح پھونک دی۔

سعودی حکومت نے اپنے تمام وسائل اسلام کی نشأۃ ثانیہ کیلئے وقف کر دیئے ہیں اور اعلیٰ وارفع اہداف کے حصول کیلئے پورے خلوص اور لگن سے محنت کی ہے۔مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک پھیلی ہوئی زمین پر خوبصورت مساجد اور مثالی اسلامی مراکز اس کی زندہ مثالیں ہیں' جو کہ موجودہ پرفتن دور میں بیہودہ ثقافتی یلغار اور فکری جنگ کے سامنے بہت بڑا بند ہیں۔ایک ایسے وقت میں جبکہ پوری دنیا کساد بازاری کا شکار ہے اور خاص کر مسلم اقلیتیں اقتصادی مشکلات میں گھری ہوئی ہیں۔غربت' افلاس اور محرومیوں کے ساتھ ساتھ معاشرتی مجبوریوں نے ان کا جینا دوبھر کر دیا ہے تو ان حالات میں سعودی حکومت کا یہ دست تعاون کسی نعمت کبریٰ سے کم نہیں۔

سعودی حکومت کی یہ خدمات کبھی فراموش نہ کی جاسکیں گی۔مساجد اور اسلامی مراکز قائم کرکے جہاں انہوں نے اسلامی دعوت کو فروغ دیا ہے' وہیں ان مراکز کے ذریعہ سے مسلمانوں کے مسائل حل کرنے میں بھی بڑی معاونت حاصل ہوئی ہے۔ان مراکز میں جہاں علمی وتعلیمی دعوتی کام جاری ہیں۔ وہیں صحت عامہ اور نادار لوگوں کی کفالت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

سعودی حکومت نے یہ عدیم المثال خدمات سرانجام دے کر دراصل پوری دنیا کے مسلمانوں کو باہم مربوط کر دیا ہے اور یہ عمل اس پل کی مانند ہے' جس کے ذریعہ سے ہم ایک دوسرے سے مل سکتے ہیں۔خادم الحرمین الشریفین اور ان کے خاندان کا یہ فقید المثال کارنامہ تاریخ میں ہمیشہ زندہ تابندہ رہے گا۔ان میں سے بعض مساجد اور اسلامی

مراکز کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

وہ مساجد جو سعودی حکومت اور بالخصوص خادم الحرمین الشریفین کی خصوصی توجہ سے پوری دنیا میں تعمیر ہوئیں' ان کی تعداد پندرہ سو ہے۔ جبکہ اسلامی مراکز کی تعداد دوسو پچاس ہے۔ ایک ہزار ایسے مدارس ہیں' جو مسلمان بچوں اور بچیوں کی تعلیم وتربیت کیلئے وقف ہیں۔

براعظم ایشیاء

(۱) پاکستان

پاک سعودی برادرانہ تعلقات مثالی ہیں اور یہ دونوں ملک ہمیشہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک رہے ہیں۔ خصوصاً سعودی عرب نے پاکستان کی تعمیر وترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اس دوستی کی زندہ مثال اسلام آباد میں شاہ فیصل مسجد ہے۔ اس کا نقشہ اور طرز تعمیر منفرد ہے۔ اس کا شمار دنیا کی خوبصورت ترین مساجد میں ہوتا ہے۔ اس میں پچاس ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مسجد کے نیچے وسیع عمارت ہے۔ جس میں اسلامی یونیورسٹی ہے۔ اس کی تعمیر پر 130 ملین سعودی ریال خرچ ہوئے' جو سارے کے سارے سعودی حکومت نے فراہم کئے۔

(۲) ٹوکیو (جاپان)

جاپان دنیا بھر میں ایک معروف تجارتی مرکز ہے اور پورا عالم اس کی صنعت وحرفت سے یکساں فائدہ اٹھا رہا ہے۔ بالخصوص مشرق وسطی کے اسلامی ممالک کے ساتھ خاص تجارتی روابط ہیں۔ ٹوکیو میں مسلمان تاجروں کی آمد و رفت ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ ویسے بھی جاپان میں اسلام کو قبول کرنے کی شرح حوصلہ افزاء ہے۔ لہٰذا شاہ مرحوم نے ٹوکیو میں ایک عدیم المثال مسجد ومرکز تعمیر کرایا' جہاں پابندی کے ساتھ نماز پنجگانہ اور خطبہ جمعہ کا اہتمام کیا گیا۔

(۳) چین

ایک کمیونسٹ ملک ہے' جہاں ہر طرح کی سیاسی اور دینی سرگرمیوں پر سخت پابندی ہے' لیکن سعودی حکومت کی متوازن پالیسیوں اور شاہ فہد مرحوم کی جدوجہد کے نتیجے میں چین نے انہیں مساجد کے قیام کی اجازت دے دی ہے اور اب تک چین کے تین بڑے شہروں میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔

یورپ

شاہ فہد مرحوم کی اور مدبرانہ پالیسیوں کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے یورپ میں اسلامی تہذیب وتمدن اور ثقافت کو فروغ دینے کیلئے لاتعداد مساجد' اسلامی مراکز اور مدارس قائم کیے۔ جن سے یورپ میں قیام پذیر مسلمان بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ ان مساجد سے اسلامی شعائر کا فروغ عمل میں آتا ہے اور ان مراکز کے ذریعے عربی زبان کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ اسلام کی سچی تصویر اور اس کی صحیح تعلیمات سے پورا یورپ متعارف ہو رہا ہے اور وہاں کے باشندگان انہی مساجد اور مراکز سے دینی رہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔

(۱) سوئیزرلینڈ

جینوا جو کہ دنیا میں اقوام متحدہ کا دوسرا بڑا مرکز بھی ہے۔ اس میں شاہ مرحوم نے ایک مسجد' اسلامی مرکز اور کانفرنس ہال تعمیر کرایا' جس سے ہزاروں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔

(۲) اسپین

ہسپانیہ مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی حسین یادگار ہے۔ جس کے ذریعے کبھی یورپ میں علوم وفنون کا ذوق پیدا ہوا تھا۔ مسلمانوں نے جہاں لا تعداد مساجد' اسلامی جامعات اور مراکز کے علاوہ لاکھوں کتابوں پر مشتمل بیسیوں لائبریریاں قائم کی تھیں' ان دیومالائی عمارتوں میں جامع مسجد قرطبہ' قصر الحمراء' قصر الزہرا آج بھی مسلمانوں کی عظمت و سطوت رفتہ کی یاد دلاتی ہیں۔

سقوط غرناطہ کے بعد پہلی مرتبہ سعودی حکومت بالخصوص شاہ فہد نے اسپین حکومت سے رابطہ کیا اور اسلامی آثار کے تحفظ کے ساتھ ساتھ دعوت اسلامی کیلئے راستہ ہموار کیا تو انہیں اسپین میں اسلامی مراکز کے قیام کی اجازت مل گئی۔ لہٰذا مرحوم نے اپنے ذاتی خرچ پر اسپین کے دارالعاصمہ میڈرڈ میں نہایت پرشکوہ مسجد اور اس سے متصل اسلامی مرکز تعمیر کیا جو ملک فہد بن عبدالعزیز کے نام سے موسوم ہے۔ اس کا افتتاح شہزادہ عبداللہ بن فہد نے خود کیا۔ یہ مسجد آج کل اسپین کے مسلمانوں کی توجہ کا مرکز ہے۔

برطانیہ

(۱) لندن

دنیا کے معروف شہروں میں سے ایک ہے اور تاریخی' ثقافتی' تمدنی اعتبار سے دنیا میں منفرد ہے۔ سعودی حکومت نے یہاں اسلامک سنٹر قائم کیا ہے۔ جس میں جامع مسجد کے علاوہ کانفرنس ہال اور مرکزی لائبریری بھی ہے۔

(۲) انڈبرا

برطانیہ کا اہم ترین شہر جو کہ اسکاٹ لینڈ میں واقع ہے۔ اس میں معروف تعلیمی ادارے اور یونیورسٹیاں ہیں۔ یہ نہایت خوبصورت اور صاف ستھرا شہر ہے۔ یہ سیاحوں کی توجہ کا بھی مرکز ہے۔ اس میں ایک خوبصورت اور تمام سہولتوں سے آراستہ جامع مسجد تعمیر ہوئی ہے' جو یہاں کے مسلمانوں کیلئے سعودی حکومت کا عدیم المثال عطیہ ہے۔

اٹلی روم

روم عیسائیوں کا سب سے بڑا مذہبی مرکز ہے۔ چونکہ کیتھولک فرقے کے مذہبی پیشوا پوپ یہیں مقیم ہیں۔ اس اعتبار سے یہ عیسائی دنیا کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔

تاریخ عالم میں پہلی مرتبہ خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد مرحوم نے یہاں نہایت عظیم الشان جامع مسجد تعمیر کرائی اور اس سے ملحق ایک مثالی اسلامی مرکز بھی قائم کیا' جو تمام تعلیمی ضرورتوں سے آراستہ ہے۔

(جبل طارق)

یہ مقام اگرچہ اسپین سے متصل ہے' لیکن یہاں آج بھی تخت برطانیہ کا راج ہے۔ چونکہ اس مقام کو تاریخ اسلام میں بڑی نمایاں حیثیت حاصل ہے اور (اندلس) اسپین کو فتح کرنے کیلئے طارق بن زیادہ یہیں لنگر انداز

ہوئے تھے اس لئے آج یہ ایک تاریخی شہر کی حیثیت حاصل کر چکا ہے۔ لہٰذا اس کی عالمی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے شاہ مرحوم نے یہاں بھی ایک بے نظیر جامع مسجد الملک فہد بن عبدالعزیز تعمیر کرائی۔ جس کا افتتاح ان کے صاحبزادے شہزادہ عبداللہ بن فہد نے کیا اور جامع مسجد میں پہلا خطبہ جمعہ حرمین شریفین کے معروف خطیب اور امام فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز السدیس نے دیا۔

امریکہ

سعودی حکومت نے بالعموم اور خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد مرحوم نے بالخصوص امریکہ میں احیاء اسلام کی تحریک کو مادی اور معنوی رسد پورے خلوص کے ساتھ پہنچائی۔ اس ضمن میں امریکہ کے تمام قابل ذکر شہروں میں مساجد اور اسلامی سنٹر قائم کئے جا چکے ہیں۔ جن میں جامع مسجد عمر بن خطاب (لاس اینجلس)، جامع مسجد و اسلامی مرکز (واشنگٹن)، جامع مسجد و اسلامی مرکز (کولمبیا)، جامع مسجد و اسلامی مرکز (نیویارک)، جامع مسجد و اسلامی مرکز (شکاگو)، موسسہ دار السلام و اسلامی مرکز (نیوجرسی)۔

علاوہ ازیں برازیل کے اکثر بڑے شہروں میں بھی مساجد اور مراکز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ارجنٹائن اور بیونس آئرس میں بھی مساجد تعمیر کی گئیں۔

آسٹریلیا

یہ براعظم دنیا کے مشرق میں واقع ہے۔ اس میں بھی شاہ مرحوم کی عنایات سے مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور حال ہی میں میلبورن یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات میں بھی مسجد قائم کی گئی ہے۔ اس طرح نیوزی لینڈ اور فجی آئرلینڈ میں بھی سعودی حکومت کی خصوصی دلچسپی سے اسلامی مراکز قائم ہوئے ہیں۔

اس مختصر سی رپورٹ سے اس بات کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ شاہ فہد مرحوم اور ان کی حکومت دنیا بھر میں اسلامی عقائد و نظریات کے احیاء اور اس کی تعلیمات کو فروغ دینے کیلئے کس قدر بے چین رہی اور کس طرح اپنے وسائل استعمال کیے اور خزانوں کے منہ کھول دیے۔ پھر یہ کام جس خاموشی سے کیا گیا وہ بھی باعث حیرت ہے، کیونکہ مقصود دنیاوی شہرت اور ناموری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی اور جدوجہد کو شرف قبولیت بخشے۔

ملک فہد کمپلیکس

دنیا میں قرآن حکیم کی طباعت اور اشاعت کا سب سے بڑا ادارہ

ملک فہد کمپلیکس کا شمار دنیا کے سب سے بڑے اشاعتی اور طباعتی مرکز میں ہوتا ہے۔ جس میں قرآن حکیم اور سنت مطہرہ کی طباعت کا کام کیا جاتا ہے اور یہی عمل شاہ فہد کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہ ادارہ اسلامی دنیا میں قرآن مجید کی اشاعت کا قلعہ شمار ہوتا ہے۔ جو نئی تکنیک اور ٹیکنالوجی کا نادر شاہکار ہے اور یہ دنیا کا پہلا اور مثالی کمپلیکس ہے، جہاں قرآن حکیم مختلف طرز اور متنوع اقسام میں طبع ہوا اور چہار دانگ عالم میں پھیلایا گیا۔

اس عدیم المثال پریس کا سنگ بنیاد ۱۴۰۳ھ میں رکھا گیا اور اس کا رسمی افتتاح ۶ صفر ۱۴۰۵ھ کو شاہ فہد نے اپنے دست مبارک سے کیا۔ اس کمپلیکس کا اولین مقصد اسلامی دنیا میں مشہور و معروف روایات قرآت کے مطابق قرآن کریم کی طباعت اور اس کی صوتی ریکارڈنگ ہے، جس کیلئے معروف علماء پہ مشتمل اعلیٰ سطحی کمیٹی قائم کی گئی۔ قرآن حکیم کا مختلف زبانوں میں ترجمہ، سنت نبوی کی روشنی میں اس کی تفسیر، قرآن حکیم کے تراجم پوری تحقیق کے بعد شائع کئے جاتے ہیں اور اب تک تقریباً تیس زبانوں میں یہ کام ہو چکا ہے۔ جن میں جرمنی، انگریزی، اسپینی، انڈونیشی، اردو، پشتو، فارسی، بروہی، بنگالی، تاملی، ترکی، صومالی، چینی، ملباری زبانیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اسی طرح کمپلیکس میں صوتی ریکارڈنگ کا کام دنیا کے معروف و مشہور قراء کی آواز میں کیا جاتا ہے۔ جس میں بالخصوص فضیلۃ الشیخ علی بن عبدالرحمٰن الحذیفی، الشیخ ابراہیم الاخضر حفظہم اللہ قابل ذکر ہیں اور یہ شعبہ اب تک تیس ہزار کیسٹیں تقسیم کر چکا ہے۔

سعودی حکومت نے دس ارب ریال سے اس کام کا آغاز کیا تھا اور اب سالانہ دس لاکھ ملین نسخے مختلف ڈیزائنوں میں طبع کرائے جاتے ہیں اور لوگوں کی ضرورت کے مطابق اس تعداد میں اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔ جن کی تقسیم حرمین شریفین کے علاوہ مختلف وزارتوں، نیم سرکاری تنظیموں، اسلامی جماعتوں، مساجد اور دینی جامعات کے ذریعے کی جاتی ہے۔

حرمین شریفین کی توسیع

مسجد الحرام مکہ مکرمہ اور مسجد نبوی مدینہ منورہ کی تعمیر و ترقی اور تزئین و آرائش پر ہر حکمران نے ہمیشہ دل کھول کر خرچ کیا اور پورے اہتمام کے ساتھ اس کی توسیع پر توجہ دی۔ یہ سلسلہ شروع سے لے کر اب تک جاری ہے، تاکہ حجاج بیت اللہ اور زائرین مسجد نبوی کو مکمل آرام اور سکون سے مناسک حج کی ادائیگی اور مسجد نبوی میں عبادت کرنے کے مواقع میسر آئیں۔

سعودی عرب کے بانی شاہ عبدالعزیز آل سعود نے تو نذر مانی تھی کہ وہ حرمین شریفین کی تاریخ میں سب سے بڑی توسیع کریں گے، لیکن یہ فرصت انہیں نہ مل سکی۔ یہ سعادت ان کے فرزند ارجمند شاہ فہد بن عبدالعزیز کے حصہ میں آئی، جنہوں نے تاریخ کی سب سے بڑی توسیع کر کے مسجد الحرام اور مسجد نبوی کو دنیا کی ممتاز ترین مسجدوں میں شامل کر دیا ہے۔

اسلام میں مسجد کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔ مساجد کو بنانے اور ان کی صفائی اور طہارت کا خیال کرنے والوں کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے اور انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ قرآن حکیم میں متعدد مقام پر ایسے لوگوں کی تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الآخر واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ ولم یخش الا اللہ فعسی اولئک ان یکونوا من المھتدین﴾ (التوبہ:۱۸)

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمه یسبح له فیھا بالغدو والاصال رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ یخافون یوما تتقلب فیه القلوب والابصار لیجزیھم اللہ احسن ما عملوا ویزیدھم من فضله واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب﴾ (النور:۳۷تا۳۶)

اللہ تعالیٰ نے مسجد کی تنظیف اور تطہیر کو بہترین عمل قرار دیا اور خاص کر ابوالانبیاء حضرت ابراہیم اور ان کے صاحبزادے سیدنا اسماعیل علیہما السلام یہ فریضہ خود سرانجام دیتے رہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿وعھدنا الی ابراھیم و اسماعیل ان طھرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود﴾ (البقرہ)

مسجد الحرام کو حجاج کرام اور معتمرین کیلئے پاک صاف رکھنا نہایت پسندیدہ عمل ہے اور یہ فریضہ اس قدر عظمت والا ہے کہ خلیل اللہ ابراہیم اور ذبیح اللہ اسماعیل علیہما السلام خود سرانجام دیتے رہے ہیں۔ خود آقائے کائنات نے بھی اس کے خصوصی اہتمام کا حکم ارشاد فرمایا۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

﴿امر رسول اللہ ﷺ ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب﴾ (احمد، ابوداؤد، ترمذی)

مساجد کی تعمیر وترقی کے بارے میں امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا:

﴿من بنی مسجد ایبتغی به وجه اللہ بنی اللہ له بیتا فی الجنة﴾

ایک اور مقام پر مساجد کو ریاض الجنۃ قرار دیا۔ فرمایا:

﴿اذا مررتم بریاض الجنة فارتعو قالوا یا رسول اللہ وما ریاض الجنة قال المساجد﴾

یہی مساجد کہ جن کا مقام ومرتبہ بہت اعلیٰ وارفع ہے اور اسلامی علوم کی نشر و اشاعت اور اخلاق حمیدہ کے فروغ میں ان کا کردار نا قابل فراموش ہے۔ اسلام کی دعوت اور تبلیغ میں بھی مرکزی حیثیت رکھتی ہیں۔ اسی بناء پر حرمین الشریفین کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ جو کہ مہبط الوحی ہے۔ اسلام کی پہلی درسگاہ اور دانشگاہ ہے۔ انہی باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے شاہ مرحوم نے مساجد کی تعمیر وترقی پر خصوصی توجہ دی اور اس باب میں اندلس کے ان حکمرانوں کی یاد تازہ کر دی، جنہوں نے مساجد کی تعمیر میں خصوصی دلچسپی لی تھی اور اس کے ذریعے فکری اور نظریاتی انقلاب برپا کر دیا تھا۔

شاہ فہد بن عبدالعزیز کے کارہائے نمایاں میں مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی توسیع سنہری حروف میں لکھی جائے گی اور مورخ ان کے اس کردار کو ہمیشہ نمایاں مقام دینے پر مجبور ہوگا۔

مکۃ المکرمہ اور مدینہ منورہ کی تعمیر نو (اس پر بیس ارب ڈالر کی لاگت آئی) جس میں شاہراہوں کو کشادہ کرنا، پلوں کو بنانا، زیر زمین راستوں اور کار پارکنگ کی تعمیر وغیرہ شامل ہیں۔

مسجد الحرام میں توسیع

خادم الحرمین الشریفین نے مسجد الحرام میں کشادگی پیدا کرنے کیلئے حرم کے مغربی حصے کو مسجد میں شامل کیا، جو کہ باب العمرۃ اور باب ملک عبدالعزیز کے درمیان واقع ہے۔ اس جگہ کو سوق صغیر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کا سنگ بنیاد صفر ۱۴۰۹ھ میں رکھا گیا۔ اس تاریخی توسیع کے بعد عام دنوں میں یہ مسجد سات لاکھ تہتر ہزار نمازیوں کیلئے کافی تھی، جبکہ موسم حج اور رمضان المبارک میں دس لاکھ افراد بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ چونکہ حج کے ایام میں چھت بھی استعمال کی جاتی ہے اور مسجد کے تین اطراف صحن کو شامل کیا جاتا ہے۔ نئی تعمیر شدہ عمارت کو جدید سہولتوں سے آراستہ کیا گیا ہے اور اسے ایئر کنڈیشنڈ کر دیا گیا ہے۔ زیریں منزل، دوسری منزل اور چھت پر جانے کیلئے الیکٹرک سیڑھیاں نصب کی گئی ہیں اور حجاج کی سہولت کیلئے مسجد کے باہر زیر زمین لاتعداد حمامات اور وضو کرنے کی بہترین جگہ بنائی گئی ہے۔ عوام کی سہولت کے پیش نظر آب زم زم کا وافر انتظام موجود ہے۔ بغیر تکلیف کے ہر حاجی ٹھنڈا زم زم بسہولت حاصل کر لیتا ہے۔ مسجد الحرام میں روشنی کا مثالی انتظام ہے اور رات کے وقت بقعہ نور بنی ہوتی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق مسجد الحرام کی توسیع اور تزئین و آرائش پر 11 ارب 31 کروڑ 68 لاکھ 18 ہزار 165 ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔

مسجد نبوی الشریف کی توسیع

مسجد الرسول ﷺ کے ساتھ ہر مسلمان کو خاص محبت ہے۔ یہ وہ عظیم الشان اور عالی مرتبت جگہ ہے، جہاں سیدالانبیاء رحمۃ اللعالمین کے قدم مبارک پڑے اور آپ کی جبین نیاز اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوئی۔ ایسی مسجد میں تعمیر و ترقی کا کام کروانا اگر سعادت اور نیک بختی کی علامت ہے تو یہ اعزاز بلاشرکت غیرے شاہ فہد مرحوم کے حصہ میں آیا۔ جو مسجد نبوی کی توسیع کی تمام سرحدوں کو عبور کر گئے۔ مدینہ منورہ جس قدر رسول اللہ ﷺ کے دور میں تھا، وہ آج سارے کا سارا آپ کی توسیع کی بدولت مسجد نبوی کے دامن میں سمٹ آیا ہے اور اس کی طرز تعمیر میں جامع مسجد قرطبہ کا ڈیزائن مدنظر رکھا گیا۔ پوری مسجد کو سنگ مرمر سفید اور سیاہ پتھر سے مزین کیا گیا اور اس کی دیوار پر قرآن حکیم پتھروں پر نقش کئے گئے۔ یہ کام اس ہنرمندی اور خوبصورتی سے کیا گیا کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ مسجد کے ستون بے حد خوبصورت ہیں۔ سنگ سرخ کی آمیزش سے فرش پر نہایت دلکش مینہ کاری کی گئی ہے۔ مسجد مکمل طور پر ایئر کنڈیشنڈ ہے، جس کی وجہ سے نمازی بڑے اطمینان کے ساتھ یہاں عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ کار پارکنگ کا بہترین انتظام مسجد نبوی کے نیچے ہی زیر زمین کیا گیا ہے۔ جہاں بیک وقت چار ہزار کاریں سما سکتی ہیں۔

حجاج کرام اور سعودی خدمات

اللہ تعالیٰ نے سعودی عرب کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ یہاں مسلمانوں کے دو بڑے مقدس مقام ہیں۔ ایک بیت اللہ شریف اور دوسرا مسجد نبوی۔ اس کے ساتھ ہی وہ

مقامات ہیں، جہاں حجاج کرام مناسک حج ادا کرنے کیلئے حاضری دیتے ہیں اور وہ کعبہ مشرفہ جس کی طرف دن میں پانچ مرتبہ رخ کر کے جمیع مسلمان نماز ادا کرتے ہیں اور یہیں وہ مقامات ہیں، کہ مسلمان جن کی جانب ثواب کی نیت سے رخت سفر باندھتے ہیں۔

ابتدائے آفرینش سے ہی یہ مقام لوگوں کیلئے ملجا وماویٰ رہا ہے اور لوگوں کے دل خود بخود ہی اس طرف کھنچے چلے آتے ہیں اور یقیناً ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعوت کا اثر ہے، جس کا اعلان انہوں نے رب العالمین کے حکم سے کیا تھا اور جو قرآن حکیم میں بایں الفاظ مذکور ہے:

﴿واذن في الناس بالحج ياتوك رجالا وعلى كل ضامر ياتين من كل فج عميق﴾ (الحج:۲۸)

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے، جس کی ادائیگی کیلئے اکناف عالم سے مسلمان جوق در جوق مکہ مکرمہ کا رخ کرتے ہیں۔ گو کہ حج کا ثواب اس قدر زیادہ ہے کہ آقائے نامدار نے ارشاد فرمایا:

﴿من حج هذا البيت فلم يرفث ولم يفسق خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه﴾ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

مگر یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ حج کے مناسک ادا کرنا ایک بڑی ریاضت ہے۔ جس کیلئے مسلمانوں کو صبر وتحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے اور یہ ضبط نفس کی بہترین مشق ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ومن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج﴾

اور یہ امت مسلمہ کا ایک مثالی اجتماع ہوتا ہے۔ جس میں مختلف جنسیات کے لوگ رنگ ونسل سے بالاتر ہو کر اور زبان ومکان سے بے نیاز صرف ایک ہی نعرہ بلند کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دیتے ہیں۔

﴿لبيك اللهم لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك﴾

اس اعتبار سے یہ اجتماع اتحاد امت کا بہترین مظہر ہے، جس میں مسلمان باہمی اخوت ومحبت، الفت و رافت، ہمدردی، خیر خواہی اور غم گساری کا مثالی نمونہ پیش کرتے ہیں، چونکہ پہلے پہل سعودیہ کی اقتصادی حالت بہتر نہ تھی۔ جس کی وجہ سے حجاج کرام کو چند شکایات ہوتی تھیں۔ ذرائع مواصلات کی کمی، رہائش گاہوں اور اشیاء خورو نوش کی قلت نیز تنگ شاہراہوں کی وجہ سے ضیوف الرحمن پریشانی سے دوچار ہوتے تھے۔ سو حج کی ادائیگی آج کی نسبت قدرے زیادہ مشکل وتکلیف کا باعث تھی۔ لیکن جیسے جیسے حالات بہتر ہوتے گئے، حج کے تمام انتظامات بھی مثالی ہوتے چلے گئے۔ آہستہ آہستہ سہولتوں کی وسعت پیدا ہوئی۔ ذرائع آمدورفت میں جدید سہولتوں سے استفادہ کیا جانے لگا۔ رہائش گاہوں میں بھی اضافہ ہوا اور دن بدن نئی تعمیرات ہونے لگیں۔ تعمیر وترقی کے اس کام کو عروج اس وقت حاصل ہوا، جب شاہ فہد مرحوم نے سعودیہ کی زمام کار اپنے ہاتھ میں لی۔ انہوں نے حجاج کرام کو بہترین سہولتیں بہم پہنچانے کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کیں، بہترین تدبیر سے اس کی منصوبہ بندی اور سعودیہ کے تمام وسائل صرف کر کے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

حج کے موقعہ پر کم وبیش بیس لاکھ فرزندان اسلام فریضہ حج ادا کرتے ہیں۔ اس عظیم الشان اجتماع کیلئے جو انتظامات کئے جاتے ہیں، دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس کا مشاہدہ ہر سال حج کے موقع پر کیا جا سکتا ہے۔

جدہ سے مکہ مکرمہ تک موٹروے چار رویہ ہے اور شہر میں داخلہ کیلئے کئی راستے ہیں۔ شہر مکہ میں بھی راستے یکطرفہ اور کھلے ہیں۔ چونکہ مکہ مکرمہ پتھریلے پہاڑوں کے دامن میں واقع ہے، لہٰذا آمدورفت کو آسان بنانے کیلئے شاہ مرحوم نے تمام پہاڑوں میں سرنگیں نکالنے کا حکم دیا اور کئی سال کی مشقت اور محنت سے اب پورے شہر میں سڑکوں کا جال بچھ چکا اور آمدورفت اس قدر آسان ہو گئی ہے کہ حج کے ایام میں بھی جبکہ ٹریفک کا ازدحام اپنے نقطہ عروج پر ہوتا ہے۔ ذرا بھی ٹریفک نہیں رکتی، بلکہ ہر طرف رواں دواں رہتی ہے اور لوگ آسانی سے اپنی اپنی منزلوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ حج کے موقعہ پر تمام حجاج کیلئے ایئر کنڈیشنڈ رہائش اور ٹرانسپورٹ دستیاب ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ منیٰ میں نصب تمام خیمے عالمی معیار کے مطابق تیار کروائے جاتے ہیں کہ "فائر پروف" ہوتے ہیں۔ تمام خیموں میں ایئر کولر لگائے گئے ہیں۔ جنہیں بڑی ترتیب اور قرینے سے نصب کیا جاتا ہے اور ہر طرف باہر نکلنے کے راستے رکھے جاتے ہیں، تا کہ حادثہ کی شکل میں امدادی کارروائی آسان ہو سکے۔

منیٰ میں قیام کے دوران بھی حجاج کرام کو تمام بنیادی سہولیات بڑی آسانی سے دستیاب ہوتی ہیں۔ ہر خیمہ میں ٹھنڈے پانی کے کولر مہیا کئے جاتے ہیں۔ کھانا پکانے کیلئے الگ باورچی خانے کا انتظام ہوتا ہے اور بیس پچیس خیموں کے درمیان غسل خانے بیت الخلاء وضوء کیلئے مخصوص جگہ اور صفائی کا معقول انتظام ہے۔ نیز پانی وافر مقدار میں دستیاب ہوتا ہے۔

منیٰ میں ابتدائی طبی امداد کیلئے ڈسپنسریاں اور ہسپتال ہیں۔ جہاں ہر وقت مستعد عملہ موجود ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ذرائع مواصلات میں ٹیلی فون بوتھ جگہ جگہ نصب ہیں اور ڈاک خانے بھی قائم ہیں۔ تا کہ حجاج اپنے عزیزوں سے رابطہ رکھ سکیں۔ حج میں سعودیہ کی تمام وزارتیں حجاج کی خدمت میں مصروف ہوتی ہیں۔ امن وامان قائم رکھنے کیلئے جگہ جگہ پولیس اپنے فرائض سرانجام دیتی ہے، جبکہ الحرس الوطنی کے جوان بھی مستعد نظر آتے ہیں۔ سکول اور کالجوں کے جوان رضا کارانہ طور پر سکاؤٹ کے فرائض ادا کرتے ہیں اور حجاج کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ نیز گمشدہ حجاج کو ان کی منزل تک پہنچاتے ہیں۔ معلم حجاج کرام کو بہتر سے بہتر سہولتیں فراہم کرتے ہیں اور عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

حجاج کو منیٰ سے عرفات منتقل کرنے کیلئے

لاکھوں بسیں اور دیگر ٹرانسپورٹ کا انتظام ہوتا ہے اور عرفات میں بھی حجاج کے قیام کیلئے شاندار انتظامات کئے جاتے ہیں۔ سعودی عوام حجاج کی خدمت کو سعادت سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عرفات میں لاتعداد کنٹینرز اشیاء خورد و نوش کے مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ خاص کر ٹھنڈا پانی' مشروبات' پھلوں کے جوس' دودھ' دہی' ڈبوں میں پیک کھانا' وافر مقدار میں دستیاب ہوتا ہے۔ عرفات سے واپس آتے ہوئے یا مزدلفہ و منیٰ میں مناسک حج ادا کرتے ہوئے حجاج کرام ذرا بھی تکلیف محسوس نہیں کرتے اور بڑی راحت کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

شاہ فہد کا طرہ امتیاز یہ بھی تھا کہ وہ ایام حج بنفس نفیس منیٰ میں قیام کرتے تھے اور تمام انتظامات کی نگرانی اور اشراف خود کرتے تھے اور موقعہ کی مناسبت سے ہدایات جاری کرتے تھے۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے حجاج کی خدمت ان کا سرمایہ افتخار ہوا کرتی۔ اس موقعہ پر حج کے انتظامات پر تبادلہ خیال کرتے۔ پھر ان تجاویز کی روشنی میں آئندہ سال مزید بہتر انتظامات کئے جاتے۔ ارتقاء کا یہ عمل ہنوز جاری ہے۔ سال بھر منصوبہ بندی کی جاتی ہے' سابقہ ناقص انتظامات کا جائزہ لیا جاتا ہے اور آئندہ سے اس کا تدارک کیا جاتا ہے۔

حج کے علاوہ پورا سال ہر مسلمان عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے آتے رہتے ہیں' اب ان کی رہنمائی اور آرام کو مدنظر رکھتے ہوئے سارا سال وزراء الحج کے ذمہ داران ہمیشہ مستعد رہتے ہیں۔

اقطار عالم میں دعوت اسلام کیلئے سعودیہ کی خدمات

مکہ مکرمہ ہی وہ مقدس شہر ہے' جہاں خاتم النبیین ﷺ کی بعثت ہوئی۔ اسی شہر سے آپ نے اپنی دعوت کا آغاز کیا۔ یہ دعوت جو حق و صداقت کی آواز تھی' بہت جلد مکہ مکرمہ کی حدود سے نکل کر گرد و پیش میں پھیل گئی۔ آپ نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کئے رکھی اور مسلسل اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ آپ کے بعد خلفاء راشدین کے عہد میں یہ دعوت جزیرہ عرب سے نکل کر روم و فارس تک پہنچ گئی۔ اسلامی فتوحات کے ساتھ ساتھ مبلغین اسلام ابلاغ دعوت اسلام کا فریضہ بھی سرانجام دیتے رہے۔ جس کے نتیجہ میں عجمیوں میں بھی دین اسلام پھیلنے اور راسخ ہونے لگا اور اسلام کی وسعت میں دن بدن اضافہ ہوتا رہا۔ اسلام کی حقانیت اس کی سچی تعلیمات اور اخلاقیات نے بہت جلد اپنے اثرات دکھانے شروع کئے۔ جس کی وجہ سے غیر مسلم جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ انہی لوگوں میں ایسے رجال کار پیدا ہوئے' جنہوں نے اسلامی علوم پر عبور حاصل کیا۔ تفسیر' حدیث' اصول' فقہ' ادب اور عربی زبان میں مہارت حاصل کی اور اسلام کے بہترین داعی بنے۔ پھر انہی لوگوں کی کاوشوں سے اسلام کی بنیادی تعلیمات عقائد و نظریات اور اس کی تہذیب و ثقافت لوگوں میں پختہ ہوتی چلی گئی اور چراغ سے چراغ جلتا رہا اور چراغ مصطفوی کی اگر حقیقی ضیاء ہم تک پہنچی تو انہی لوگوں کی بدولت پہنچی۔ اسلام ہم تک پہنچا اس ضمن میں داعیان اسلام کی بے مثال قربانیوں اور جدوجہد کو بھی بڑا دخل ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ اسلام کا پیغام کسی نہ کسی طرح قیامت تک لوگوں تک پہنچتا رہے گا اور ہر دور میں ایسے لوگ اللہ تعالیٰ پیدا کرتے رہیں گے' جو کہ یہ خدمت سرانجام دیتے رہیں گے۔

سعودی حکومت کا قیام اعلاء کلمۃ اللہ کی بنیاد پر ہوا تھا۔ سعودی عرب کے بانی اور موسس ملک عبدالعزیز آل سعود نے توحید ہی کا علم بلند کیا تھا اور جزیرہ عرب سے شرک و بدعت تو ہم پرستی اور خرافات کا قلع قمع کیا تھا۔ قبر پرستی سے حجاز کو پاک کیا اور توحید الٰہی کا بول بالا کیا تھا۔ ان کی حکومت نے علماء وقت کی خدمات حاصل کیں۔ جن کے تعاون سے ایک صحیح اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا۔ اس سلسلے میں اسلام کی صحیح تعبیر اور اس کی سچی تصویر پیش کرنے کیلئے علماء نے بڑی محنت کے ساتھ تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔ جزیرہ عرب میں فکری اور نظریاتی تبدیلی کے بعد یہ سلسلہ ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا دیگر ممالک تک پہنچا اور اسی کے اثرات ہیں کہ اکثر خالص کتاب و سنت کے منہج کو قبول کر رہے ہیں۔

شاہ فہد مرحوم کی دعوتی کاوشوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے دعوت کے کام کو منظم اور مرتب کرنے کیلئے باقاعدہ ایک وزارت شؤن الاسلامیہ والاوقاف والدعوۃ والارشاد قائم کی اور سعودیہ کے علاوہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا دعوتی کام ان کے سپرد کیا۔ اس وزارت کے پہلے وزیر معالی الشیخ عبداللہ عبدالمحسن الترکی حفظہ اللہ تھے۔ جو کہ بڑے منظم تھے۔ انہوں نے تمام معاملات کا ازسرنو جائزہ لیا اور ان کے حل کیلئے نہایت عمدہ اسلوب اختیار کیا۔ نیز دنیا میں لاتعداد دعوتی مکاتب قائم کئے۔ جہاں علیحدہ دفتر قائم نہ کر سکے' وہاں یہ کام سعودی سفارتخانے کے شعبہ شؤن الاسلامیہ کے سپرد کر دیا گیا۔ اس طرح پورے عالم میں ایک بہترین دعوتی نیٹ ورک قائم ہو گیا۔

ان کے بعد وزارت کا قلمدان معالی صالح بن عبدالعزیز آل الشیخ حفظہ اللہ کے سپرد کیا گیا' جو سعودیہ کے باوقار اور علمی خانوادہ آل الشیخ کے چشم و چراغ ہیں۔ ان کے جداعلیٰ الشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے ہی اصلاح عقیدہ کی تحریک چلائی تھی اور آل سعود کے ساتھ مل کر جزیرہ عرب کو خرافات سے پاک کیا تھا۔ اس طرح ان کے فرزندار جمند اس تحریک کے صحیح جانشین ہیں اور دعوت و تبلیغ اور اصلاح معاشرہ کا فریضہ اب ان کے سپرد ہے۔ آپ نے جس سلیقے اور قرینے سے کام کا آغاز کیا' وہ آپ کی عاقبت اندیشی' دور بینی اور بلند نظری کا واضح ثبوت ہے۔ آپ نے وزارۃ کے تحت دعوت وارشاد کا فریضہ سرانجام دینے والے تمام دعاۃ اور مبلغین کی ورکشاپیں منعقد کرائیں اور مختلف سیمیناروں کے ذریعے انہیں جدید اسلوب اور طریقوں سے متعارف کرایا۔ نہایت قیمتی مراجع و مصادر کی کتب بہم پہنچائیں۔
اسلامی دعوت کے کام میں اب اس قدر وسعت آ چکی ہے کہ شاید ہی دنیا کا کوئی ملک ایسا ہو گا' جہاں سعودی حکومت کی جانب سے داعی مقرر نہ ہوں۔ مزید برآں دن بدن ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ وزارت کی طرف سے متعین یہ علماء نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اصلاح عقیدہ' تزکیہ نفس' اخلاقی تربیت اور صالح معاشرہ کے قیام کیلئے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ جس کے اثرات ہر جگہ محسوس کئے جا سکتے ہیں۔